وفاق المدارس......اکابر کی امانت

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

قائم مقام صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین، امابعد:

''وفاق المدارس العربیہ'' ہمارے بزرگوں کا تشکیل کردہ ادارہ ہے، اسکی تاسیس کے ابتدائی واقعات کا میں بھی عینی شاہد ہوں، جامعہ خیر المدارس ملتان کے سالانہ اجتماع (منعقدہ ۲ شعبان ۱۳۷۶ھ، مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۵۷ء) میں حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ نے دینی مدارس کی انتظامی، نصابی، تعلیمی اور امتحانی وحدت کے لیے ایک ادارے کی تجویز پیش کی، اس تجویز کی عملی تطبیق کے لیے ملک کے مختلف خطوں کے چند اکابر پر مشتمل انتظامی کمیٹی کی تشکیل ہوئی، کمیٹی نے اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے ایک دستوری کمیٹی بنائی، جس نے مجوزہ وفاق المدارس کے لیے دستور تیار کیا، چنانچہ وفاق المدارس کی مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو ہوا، اسی روز وفاق المدارس کے قیام کا فیصلہ کرتے ہوئے عہدیداران کے تعین کا عمل ہوا، حضرت مولانا شمس الحق افغانی (صدر)، (دو نائب صدور) حضرت مولانا خیر محمد جالندھری اور حضرت شیخ مولانا محمد یوسف بنوری، جبکہ حضرت مفتی محمود (ناظم اعلیٰ) اور مفتی عبداللہ رحمہم اللہ (خازن) طے ہوئے۔ بعدازاں ۱۵/۱۶ جمادی الثانیہ ۱۳۷۹ھ بمطابق ۱۶/۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء کو پہلی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا اور حضرت مولانا شمس الحق افغانی، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری، حضرت مفتی محمد شفیع، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری، حضرت مولانا مفتی محمود اور حضرت مولانا محمد صادق رحمہم اللہ پر مشتمل ایک نصابی کمیٹی بنائی گئی۔

الحمد للہ ان تمام مراحل میں مجھے اپنے شیخ حضرت بنوری رحمہ اللہ کے ساتھ بطور خادم شریک رہنے کی سعادت حاصل رہی اور تمام کارروائیاں میرے سامنے ہوئی ہیں۔ وفاق کے قیام سے ان بزرگوں کا مقصد یہ تھا کہ دینی مدارس کو باہم مربوط رکھنے اور مختلف تعلیمی، نصابی اور امتحانی امور میں رہنمائی فراہم کرنے کے لیے ایک مضبوط

ڈھانچے اور وسیع دائرہ کار پر محیط ایک پلیٹ فارم مہیا کیا جائے، ہماری معلومات کے مطابق اسلامی دنیا میں کسی حکومتی سرپرستی کے بغیر اس قدر ہمہ گیر خدمات کا حامل کوئی ادارہ نہیں، جو ہزاروں مدارس کے نصاب وامتحان اور دیگر امور کے متعلق اتنے وسیع پیمانے پر کام کر رہا ہو، تعلیم کے شعبے میں قومی وعالمی سطح پر تحقیق وتجزیہ کرنے والے ادارے اپنی رپورٹوں میں اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں، نیز پیش نظر کتاب میں مذکور پچھلی نصف صدی کی کارکردگی کے اعداد وشمار بھی اپنے دائرے میں ادارے کی کامیابی کا واضح ثبوت ہیں، سچ یہ ہے کہ ؏

مشک آن است کہ خود ببوید نہ آں کہ عطار بگوید!

وفاق کی تاسیس وارتقا، مقصد براری، نظام ونصابِ تعلیم، نظامِ امتحانات اور دیگر شعبہ جات کے متعلق جملہ معلومات الحمدللہ وفاق کے ریکارڈ میں موجود ہیں، جو اَب زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر منظر عام پر لائی جا رہی ہیں۔ دینی مدارس وجامعات کو درپیش چیلنجز اور دگرگوں حالات وواقعات کے پیش نظر مدارس کے تعلیمی نظم کو احسن انداز میں چلانے اور قائم رکھنے کے لیے اس دستاویز کو سامنے رکھنے کا مشورہ دیتے ہوئے تین گذارشات پیش کروں گا:

(۱)......ہمیں اپنے اکابر سے کیے گئے عہد کی تجدید کرنے کی ضرورت ہے اور ہم اپنے اداروں کے منتظمین سے بھی اس کی پاسداری کی اُمید رکھتے ہیں کہ ''وفاق اپنے شاندار ماضی کی مانند ایک تعلیمی ادارہ ہے اور رہے گا، ہم اپنے بزرگوں کی یادگار کو ان کی دی ہوئی ہدایات کی روشنی میں تعلیمی ترقی کی منزلیں طے کرائیں گے، ملک وقوم کے سپوت ہونے کی حیثیت سے ہم اور دعوے داروں سے بڑھ کر وطن عزیز کے وفاشعار ہیں اور رہیں گے، لیکن انتظامی امور سے ہٹ کر اپنے اداروں کے نصاب ونظام میں ان کے اساسی مقاصد سے ہٹ کر کسی پہلو پر سمجھوتہ نہیں کریں گے''۔

(۲)......حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے متوسلین میں مولانا عبدالرحیم رائے پوری رحمہ اللہ ایک صاحب نسبت بزرگ گزرے ہیں، ان کا یہ مقولہ کتابوں میں ملتا ہے: ''مجھے مدرسے کے پیسوں سے جتنا ڈر لگتا ہے اتنا کسی اور مال سے نہیں لگتا، اس لیے کہ یہ قوم کا مال اور امانت ہے، بے محل یا ناجائز محل میں صرف ہونے کی صورت میں مالکان کے نام نامعلوم ہونے کی بنا پر معافی کی صورت ناممکن ہے، نتیجتاً آخرت کا وبال اور پکڑ سخت ہے''۔ نیز ہمارے شیخ محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ فرماتے تھے: ''مدرسہ اگر دنیا کے

لیے بنایا ہے تو آخرت کے عذاب کا باعث اور آخرت کے لیے بنایا ہو تو دنیا کی سزا کا ذریعہ ہے"۔ دینی مدارس و جامعات کے منتظمین و مہتممین ان ارشادات کو سامنے رکھتے ہوئے ہر داغ سے اپنے اور وفاق کے دامن کو بچائیں، مالیات سمیت دیگر تمام پہلوؤں سے اپنا محاسبہ ہم سب کے لیے ازبس ضروری ہے۔

(۳)......اپنے فضلاء سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو مؤمنانہ و عالمانہ اوصاف سے مزین کرتے ہوئے اخلاص کے ساتھ دین وملت کی خدمت کو اپنا شعار بنائیں، ہمارا ہر روز "یوم تجدید عہد وفا" ہے، خدارا اپنے بزرگوں اور علمی تشنگی سے سیراب کرنے والے اداروں کا پاس و لحاظ رکھیں، احسان فراموشی کسی بھی مذہب و ملت اور کسی بھی جدید و قدیم تحقیق میں روا نہیں، نئی نسل کے بعض فضلاء کو عجب و خود پسندی میں مبتلا پاکر فکر و عمل کی مختلف راہوں میں جمہور علمائے امت سے منحرف راہ کا راہی دیکھ کر دل و دماغ شدید کرب و اضطراب میں ہیں، خدارا جدیدیت و اباحیت کے فتنوں سے اپنا دامن بچانے کی کوشش کریں۔

اس کتاب کے مرتب مولانا ابن الحسن عباسی حفظہ اللہ وفاق المدارس کے شعبہ تحریر سے منسلک ہیں، وفاق المدارس کی تاریخ و تعارف مرتب کرنے کی ذمہ داری، اربابِ وفاق نے انہیں سونپی اور انہوں نے بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ وفاق المدارس کے ریکارڈ، ماہنامہ وفاق کے شماروں اور دیگر متعلقہ مراجع کو سامنے رکھ کر یہ شاندار کتاب مرتب کر دی ہے جو ان شاءاللہ علماء، طلباء اور تعلیم و تربیت سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے ایک رہنما اور گراں قدر ہدیہ ثابت ہوگی، یہ وفاق المدارس کی جامع تاریخ بھی ہے اور اہل علم کے لیے تعلیم و تربیت کے اصول و ضوابط کا ایک انمول تحفہ بھی!

وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور دینی جامعات کا ایک ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیت سے یہ چند گذارشات پیش خدمت ہیں اور دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وفاق سے منسلک مدارس، اہل مدارس اور فضلائے مدارس کو اپنے اسلاف و اکابر اور بانیانِ وفاق کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین حق اور صراط مستقیم پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین وما ذلك على الله بعزيز

☆☆☆